



## سوال

(44) حسب ضرورت نئی مسجد تعمیر کرنا:

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے مکان سے پاؤ کوس کے فاصلے پر ایک جمعہ کی مسجد ہے۔ وہاں کے لوگ اُس مسجد کی حفاظت و مرمت نہیں کرتے ہیں اور اس مسجد کے نزدیک ہی ایک آدمی کا مکان ہے۔ ہمارے یہاں زیادہ لوگ ہیں اور برسات کے ایام میں وہاں جانے میں محض تکلیف ہوتی ہے، یعنی راہ قریب پاؤ کوس کے ہے اور اشارہ میں کبھی سینے کبھی کمر تک پانی ہوتا ہے، اس واسطے ہمارے یہاں کے لوگوں نے اپنی بستی میں ایک مسجد بنائی ہے تو اس اطراف کے ایک دوسرے گاؤں میں ایک حاجی مجیر الدین صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اس مسجد کا بنانا جائز نہیں ہے، بلکہ اور لوگ بھی کہتے ہیں، تو اس مسجد کا بنانا جائز و درست ہو سکتا ہے یا نہیں اور نماز جمعہ درست ہو سکتی ہے یا نہیں؟ جواب اس کا حدیث و دلیل سے دیجیے، تاکہ جھگڑا طے ہو جائے۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس ضرورت سے دوسری مسجد بنائی گئی ہے، اُس ضرورت سے اُس مسجد کا بنانا جائز ہے اور جب ضرورت مذکورہ سے اس مسجد کا بنانا جائز ہے تو جمعہ کی نماز بھی اس مسجد میں جائز ہے۔ صحیح بخاری مع فتح الباری (۲۵۸/۱) چھاپہ دہلی میں ہے:

"إن عتبان بن مالک أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد آنكرت بصري، وأنا أصلي لقومي، فإذا كانت الأمطار سال الوادي يعني ويخضم، لم أستطع أن آتي مسجد حم، فأصلي بهم، ووددت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إنك تاتيني فتصلي في بيتي فأستخذه مصلي، قال: فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: سأفعل إن شاء الله تعالى"

الحديث - [1]

[عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں دیکھ نہیں سکتا اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھانا ہوں، لیکن جب بارشیں ہوتی ہیں تو میرے اور ان کے درمیان والی وادی پانی سے بھر جاتی ہے، جس کی وجہ سے میں ان کی مسجد میں آنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ انہیں نماز پڑھا سکوں۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے پاس آئیں اور میرے گھر میں نماز پڑھیں، تاکہ میں اس کو نماز گاہ بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عتقریب میں ایسا کروں گا۔ ان شاء اللہ]

(نیز صفحہ: ۳۸۸) میں ہے:



"قال ابن عباس لمؤذنه في يوم مطير: إذا قلت: أشهد أن محمداً رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلا تقل: حي على الصلاة، قل: صلوا في بيوتكم - فكان الناس استنكروا، فقال: فعد من هو خير مني، إن الجمعة عزيمة، وإني كرهت أن أحرجم فتمشون في الطين والدحض" [2]

[سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بارش والے دن اپنے مؤذن سے کیا: جب تم (اذان میں) "أشهد أن محمداً رسول الله" کہو تو پھر "حي على الصلاة" نہ کہو، بلکہ کہو: "صلوا في بيوتكم" (اپنے گھروں میں نماز پڑھو) لیکن لوگوں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ کام اس ہستی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے کیا ہے، جو مجھ سے بہتر تھی۔ بے شک جمعہ لازم ہے اور یقیناً میں نے ناپسند کیا کہ تم کو باہر نکالوں، پھر تم مٹی اور کچھ میں چل کر آؤ]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاة، صفحہ: 104

محدث فتویٰ

---

[1] صحیح البخاری، رقم الحدیث (۸۵۹) صحیح مسلم، رقم الحدیث (۶۹۹)

---

[2] صحیح البخاری، رقم الحدیث (۵۰۸۶) صحیح مسلم، رقم الحدیث (۳۳)